

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نقشِ آواز

جہاد افغانستان اور مولانا سمیع الحق مدظلہ کی خاموش سفارتی مہم

اس صدی کا سب سے بڑا اعلیٰ غیرت و حمیت کی سرزمین افغانستان میں روس کی بربریت، بہمیت اور سفاکی ہے تاہم افغان مجاہدین کے مسلسل جہاد، عزم و ہمت، شوقِ شہادت، جوشِ ایمان اور بے مثال استقامت نے روس کو ذلیل ترین پسپائی اور افغانستان سے نکل جانے پر مجبور کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کہ اس جہاد میں مرکزِ علم دارِ علوم حقانیہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ، ان کے تلامذہ اور فضلاء جمعیت علماء اسلام اور اس کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا سمیع الحقؒ اور ان کے رفقاء کا بھی بھرپور حصہ رہا ہے۔ اور اب جب کہ فتح و انقلاب کا حساس اور نازک ترین مرحلہ قریب آگیا ہے تو ”الکفریۃ واحدۃ“ کے پیشِ نظر سب اس پر متفق ہو گئے کہ وہاں اسلامی انقلاب نہ اُبھرے نہ پائے اور انقلاب کی تکمیل سے پہلے پہلے دینی قوتوں کو مفجوج، مجاہدین کو منتشر اور ان کے روشن مستقبل کو تاریک بنا دیا جائے۔ اور پاکستان کی طرح وہاں بھی اقتدار ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں تھا دیا جائے جو نام تو اسلام کا لیں مگر کام وہی کہیں جو طاغوتی طاقتیں ان کے سپرد کر دیں۔ اب کے نازک ترین اور حساس مرحلہ پر افغان قیادت کی طرح عالم اسلام کی تمام حامی قوتوں بالخصوص پاکستان میں مؤثر سیاسی اثر و رسوخ رکھنے والی دینی قوتوں اور سیاسی رہنماؤں کو اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے گزشتہ ماہ لندن اور شکاگو میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنسوں کے لئے سفر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ساری ختم نبوت کے تعاقب کے ساتھ ساتھ عالم اسلام کے اہم ترین مسئلہ جہاد افغانستان کے لئے بھی اپنی خاموش سفارتی مہم جاری رکھی۔ اسی اہم مقصد کے پیشِ نظر موصوف نے امریکہ کے سفر کا پروگرام بنایا۔ جہاں انہوں نے امریکین کانگریس اور سینٹ میں ری پبلکن ڈیموکریٹک پارٹی کے اہم ارکان سینیٹر کارٹن ہمفرے اور کانگریس میں ہیل مکالم اور مسٹر چارلس ولسن سے الگ الگ تفصیلی ملاقاتیں

کیں۔ ان کے علاوہ وہ امریکی وزارت خارجہ کے جنوبی ایشیا کے نائب وزیر خارجہ مسٹر شیفر سے بھی ملے ان ملاقاتوں میں مولانا سمیع الحق نے افغانستان کے بارہ میں امریکہ کی بدلتی ہوئی پالیسیوں اور مجاہدین کی راہ میں پیدا کی جانے والی دشواریوں سے انہیں اپنے خدشات اور تشویش سے آگاہ کیا اس صدی کے طویل اور عظیم جہاد اور جنگ آزادی کو سبوتاژ کرنے سے خود امریکہ کے حق میں بھی مستقبل کے بھیاںک خطرات سے انہیں آگاہ کیا۔ پاکستان اور افغانستان کی حساس جغرافیائی پوزیشن کی بنا پر امریکہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ مولانا سمیع الحق نے ان پر واضح کیا کہ پاکستان کا مسئلہ صرف روس کی واپسی نہیں بلکہ تیس لاکھ افغان مہاجرین کو باعزت طور پر واپس جانا اور وہاں کے عوام کے لئے قابل قبول اور مستحکم حکومت کا قیام ہے۔ امریکی کانگریس سینیٹ اور وزارت خارجہ کے ان ارکان نے مولانا کا موقف نہایت غور اور دلچسپی سے سنا اور بعض نے خود بھی امریکہ کی ان مبہم پالیسیوں پر تشویش کا اظہار کیا جبکہ بعض ارکان نے امریکی صدر لیش کے تازہ موقف کے حوالہ سے مولانا کو یقین دلایا کہ امریکہ کی افغان پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی جارہی البتہ بعض لابیال مشکلات پیدا کر رہی ہیں۔ انہوں نے مولانا سمیع الحق مدظلہ کو اس بات کا بھی یقین دلایا کہ آپ کے خیالات اور جذبات اور بعض اہم امور کے بارے میں مفید تجاویز سے پارلیمنٹ کو بھی آگاہ کر دیں گے۔ اس موقع پر وائس آف امریکہ نے پاکستان اور افغانستان کی تازہ صورت حال سے متعلق مولانا سمیع الحق کا ایک اہم انٹرویو بھی نشر کیا۔

واشنگٹن میں امریکی کانگریس، سینیٹ اور وزارت خارجہ کے ارکان سے جو گفتگو ہوئی ہم فیل میں اس کے بعض اہم نکات کیسٹوں اور وہاں کے اخبارات سے نقل کر کے نذر قارئین کر رہے ہیں۔

امریکی وزارت خارجہ، ارکان سینیٹ و کانگریس سے مولانا سمیع الحق کی گفتگو کے اقتباس

■ جہاد افغانستان اور افغان مجاہدین کی مساعی اور جنگ آزادی کے متعلق امریکی پالیسی کی تبدیلی انسانی اقدار، شرافت و حیا، مروت و ہمدردی اور اب تک کے مواعد و عزائم اور افغانیوں کی طویل ترین اور عظیم قربانیوں سے خیانت اور غداری کے مترادف ہے جب کہ امریکہ کو مقاصد جہاد کا پہلے سے علم تھا مگر وہ ساتھ دیتا رہا۔ اور اب جب کامیابی کا مرحلہ قریب آ پہنچا ہے اور مجاہدین ایک حساس اور فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو چکے ہیں۔ عبوری حکومت تشکیل دی جا چکی ہے مگر امریکہ کا اسے تسلیم نہ کرنا

افغانستان کے جہاد و حمیت، ان کے نظریہ جنگ اور اس سے حاصل ہونے والے نتائج اور مقاصد کو تاراج کر دینے کے سوا تہین اقدام کے سوا کوئی دوسرا نام نہیں دیا جاسکتا۔ اس سے دنیا بھر میں امریکہ کی ساکھ کو نقصان پہنچا اس کا وقار اور اعتبار ختم ہوا۔

■ امریکہ کو اپنی تازہ ترین پالیسی پر نظر ثانی کرنی چاہئے۔ اور اگر یہی پالیسی رہی تو یقین جانئے امریکی پالیسی سازوں کے غلط اندازے انہیں ایک نئے ایران کا سامنا کرنے پر مجبور کر دیں گے جو عراق سے نبرد آزما کمزور ایران نہیں بلکہ سپر طاقت کو نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ نکلنے اور عالم اسلام کی بھرپور حمایت رکھنے والا افغانستان ہوگا۔ اس طرح امریکہ کی سابقہ تمام حمایت اور محنت پر پانی پھر جائے گا۔ اس سے افغانیوں کا امریکہ کے لئے نرم گوشہ اور محبت نفرت سے تبدیل ہو جائے گی۔ اور روس اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ان کے زخموں کو مندمل کر سکے گا اور وہ بھی روس کے ساتھ بیٹھنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ یہ پڑوسی ہیں تھک گئے ہیں اور ان کی دشمنی روس سے امریکہ منتقل ہو جائے گی۔ کہ افغانستان کو ۶ کلو میٹر پر ایک آہنی ہمسایہ مل سکتا ہے۔

■ افغان جمہوری حکومت کو تسلیم کرنا، مستقبل میں ایک مضبوط مستحکم حکومت کے قیام اور استحکام کی ضمانت قرار دیا جاسکتا ہے۔ آزاد اور مستحکم افغانستان اور ایشیا میں امن کے قیام کے لئے پاکستان واحد خطہ ہے جہاں داخلی امن ضروری ہے جب کہ ایران، عرب دنیا اور ہندوستان کے حالات غیر یقینی ہیں آزاد افغانستان کا قیام اور پاکستان میں استحکام روس کی بکھرنے والی ایما پٹر کو سنبھالنے کے لئے ضروری ہے جب کہ اس کے بکھرنے کا آغاز ہو چکا ہے۔

■ موجودہ افغان حکومت کو تسلیم کرنے اور مستقبل میں افغان مجاہدین کی حکومت قائم کرنے کے سوا کسی بھی دوسرے متبادل حل کا امکان نہیں۔ افغانی عوام ظاہر شاہ کو اپنا قاتل اور حالیہ روسی بربریت کا اسے ذمہ دار قرار دیتے ہیں۔ باہر سے مسلط کئے جانے والا سیٹ اپ کٹھ پتلی حکومت، افغانیوں کے مزید غنڈہ غصب کو دعوت دے گی۔ پھر امریکہ کو اس سے بڑھ کر اپنی قوت اور اسلحہ خرچ کرنا ہوگا جتنا کہ اب روس بخیب حکومت کے تحفظ کے لئے کر رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں مسلسل خانہ جنگی، بھیاناک مستقبل اور نہ ختم ہونے والے قتل و خون کا ذمہ دار امریکہ ہوگا۔

■ ایران اور روس کا قرب بھی امریکہ کی غلط پالیسیوں کے ماحقوں ہوا اور متبادل افغان حکومت بھی

روس کے قریب جلے گی اور یہ سارا نقشہ ہرگز آپ کے حق میں نہیں ہوگا۔

■ جہاں تک جلال آباد میں جنگ اور مجاہدین کے حملوں کا فوری نتیجہ خیر ثابت ہونے کی بات ہے تو اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ افغان مجاہدین نے اس سلسلہ میں کوئی لاف زنی نہیں کی، یہ ساری پیشین گوئیاں وائٹنگ کی تھیں روٹھیک اعلانات آپ نے کئے ایسے حساس ترین وقت میں اسلحہ کی ترسیل روکنا حد درجہ نامناسب منافقانہ اور مذموم فعل تھا جس کا خود وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اپنے انٹرویو میں بھی اعتراف کیا ہے۔

■ جلال آباد جنگ سے متعلق جہاں تک میرا خیال ہے اور یہ درست بھی ہے اور اس کے کافی قرائن اور شواہد بھی ہیں کہ آپ ہی کے مشورہ اور ہدایات کے بنا پر پلاننگ ہوئی۔ روس بھی چار ہزار بلین ڈالر کے ہتھیار کا اعتراف کر چکا ہے۔ روس کی ۳۶۰۰ فلائٹ کابل پر اتر چکی ہیں کٹھ پتلی افغان حکومت اور روس کی بھرپور مدافعت اور لگاتار ہوائی حملوں کے باوجود افغان مجاہدین پامردی سے ڈٹے رہے۔

امریکہ کے مختلف شہروں میں استقبالیہ تقریبات اور مسلمانوں کے مختلف اجتماعات سے خطاب

■ واشنگٹن میں ان اہم ملاقاتوں اور مذاکرات کے علاوہ بھی وہاں کے مسلمانوں کی مختلف سیاسی و سماجی اور دینی تنظیموں کی طرف سے مختلف شہروں میں دئے جانے والے استقبالیوں میں شرکت کی۔ مرکزی اسلامک سنٹر آرگنائزیشن میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ نیویارک میں بھی استقبالیہ تقریبات میں شرکت کی۔ مولانا سمیع الحق نے ان اجتماعات میں بھی مسلمانوں کو امریکہ اور یورپ میں عالم اسلام بالخصوص پاکستان اور جہاد افغانستان کے خلاف سرگرم عمل لابیوں پر کڑی نگاہ رکھنے کی تلقین کی۔ اور انہیں ملک اور عالم اسلام کے خلاف امریکہ اور برطانیہ میں کی جانے والی سازشوں سے باخبر رہنے اور اپنا کردار ادا کرنے پر زور دیا۔

ویمبلے ہال لندن اور شکاگو میں عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت اور برطانیہ کے اہم شہروں کا دورہ اور اجتماعات سے خطاب

جب کہ اس سے قبل حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے برطانیہ کے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ اکتوبر کے آغاز میں ویمبلے ہال لندن میں پانچویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے علاوہ بنگلہم، شیفلڈ